اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت
الشاہ امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ العزیز کا
وصایا شریف
مرتبہ
فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا
شاہ حسنین رضا خاں قادری نوری

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدّدِ دین و ملّت

الشّاہ محمد احمد رضا خان قادری قدس سرہ العزیز کا

وصایا شریف

مرتّبہ

شاہ حسنین رضا خان قادری نوری قدس سرہ العزیز

علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیہ فرماتے اور خصوصیت کے ساتھ اپنے اور تمام مسلمانوں کے لیے حسنِ خاتمہ کی دعا فرماتے، تضرع و خشیت کی یہ حالت تھی کہ اکثر احادیثِ رقاق ذکر فرماتے، خود اپنی، نیز حاضرین کی روتے روتے ہچکی بندھ جاتی اکثر اوقات فرماتے کہ جس کا خاتمہ ایمان پر ہو گیا اس نے سب کچھ پالیا، کبھی فرماتے اگر بخش دے اس کا فضل ہے، نہ بخشے تو عدل ہے: عرس شریف میں قُل کے وقت لوگوں کو مکان میں طلب فرمایا، یہ وعظ و نصیحت کی آخری صحبت تھی اور رشد و ارشاد کا پچھلا دور: مولانا امجد علی صاحب نے کچھ وصایا شریف قلم بند کیے تھے جو خود حضورِ اقدس نے املا فرماتے تھے: افسوس ہے کہ وہ کہیں کاغذات میں ایسے مل گئے کہ ان کا اب تک پتہ نہ چلا: روزِ عرس کچھ کلمات طیبات جو بطور وصایا ارشاد ہوتے ان کی برکات سے حصہ لینے کے لیے گوشِ گذارِ ناظرین کیے جاتے ہیں۔

ملفوظ وصایا

پیارے بھائیو! لَآ اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ مجھے معلوم نہیں کہ میں کتنے دن تمہارے اندر ٹھہروں: تین ہی وقت ہوتے ہیں: بچپن، جوانی، بڑھاپا: بچپن گیا، جوانی آئی، جوانی گئی، بڑھاپا آیا۔ اب کونسا چوتھا وقت آنے والا ہے جس کا انتظار کیا جائے، ایک موت ہی ہے۔ اللہ قادر ہے کہ ایسی ہزار مجلسیں عطا فرمائے اور آپ سب لوگ ہوں، میں ہوں: اور میں آپ سب لوگوں کو سناتا ہوں، مگر بظاہر اب اس کی امید نہیں: اس وقت میں دو وصیتیں آپ لوگوں کو کرنا چاہتا ہوں: ایک تو اللہ و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور دوسری خود میری، تم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو، بھیڑیے

مرض کی کیفیت کو سنا، چلتے وقت فرمایا کہ میں انشاء اللہ تمہارا داغ نہ دیکھوں گا حالانکہ وہ زیادہ بیمار تھیں اور حضور والا کے بعد صرف ۲۷ روز ہی زندہ رہیں، ۲۳، ربیع الاوّل ۱۳۴۰ھ میں سفرِ آخرت کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

وصال شریف سے دو روز قبل چہار شنبہ کو بڑی شدت سے لرزہ ہوا جناب مولانا بھائی حکیم حسنین رضا خان صاحب کو نبض دکھائی، بھائی صاحب قبلہ کو نبض نہ ملی، دریافت فرمایا نبض کی کیا حالت ہے؟ انہوں نے گھبراہٹ اور پریشانی میں عرض کیا ضعف کے سبب سے نہیں ملتی، اس پر دریافت فرمایا آج کیا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا چہار شنبہ ہے، ارشاد فرمایا جمعہ پرسوں ہے، یہ فرما کر دیر تک حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھتے رہے، شب پنج شنبہ میں اہل بیت نے چاہا کہ جاگیں شاید کوئی ضرورت ہو، منع فرمایا جب انہوں نے زیادہ اصرار کیا تو ارشاد فرمایا اِنْ شَاءَ اللّٰہ یہ رات وہ نہیں ہے جو تمہارا خیال ہے، تم سب سو رہو؛ وصال کے روز ارشاد فرمایا پچھلے جمعہ میں کرسی[1] پر جانا ہوا، آج چارپائی پر جانا ہوگا؛ پھر فرمایا میری وجہ سے نمازِ جمعہ میں تاخیر نہ کرنا؛

---

[1] میں اس وقت حاضر تھا کہنے والے نے میرے دل میں فوراً کہدیا کہ امام اہلسنّت جمعہ کے بعد ہم میں رہنے والے نہیں؛ [2] جب سے حضور والا کو ضعف لاحق ہوا اور چلنے سے معذوری ہوئی کرسی پر پنجگانہ نماز کو تشریف لاتے رہے اور تمام فرائض باجماعت ہی ادا فرماتے رہے، اس مرتبہ بھوالی سے واپسی پر بے انتہا ضعف لاحق ہوا تو صرف جمعہ ہی باجماعت ادا فرمایا حتیٰ کہ جمعۃ الوصال سے پہلے والا جمعہ بھی باجماعت ادا فرمایا؛